20-12-2012.

⇐ غزال - غزال ہرن

⇐ غزل :-

شکاری جب ہرن کا شکار کرتا ہے تو اس کے منہ سے ایک آواز نکلتی ہے۔ اسے غزل کہتے ہیں۔

غزل دلی جذبات، درد، اور دکھ کی آواز ہوتی ہے۔

عورتوں سے متعلق باتیں لکھنا غزل کہلاتا ہے۔

غزل کا پہلا شعر مطلع ہوگا۔ (ہم قافیہ ہم ردیف)

غزل کا عنوان نہیں ہوتا۔

آخری شعر میں تخلص استعمال ہوگا۔ اور مقطع ہوگا۔

ہمیشہ طاق اعداد میں غزل کے شعر ہوتے ہیں۔

دلی جذبات میں سے زیادہ مضبوط جذبہ محبت ہوتی ہے۔

غزل میں جب شاعر اپنے جذبوں کا اظہار کرتا ہے۔ تو اس کا موضوع عورت ہے۔ وہ عورت سے متعلق باتیں کرتا ہے لیکن نام لے کر مخاطب نہیں کرتا۔

⇐ غزل کے شاعر:-

(اردو کا نام) (ہندوی)

غزل کا پہلا شاعر مسعود سعد سلمان

انہوں نے عربی، فارسی اور اردو میں شاعری کی۔

امیر خسرو

محمد قلی قطب شاہ (دکنی)

ولی دکنی (اردو کا نام)

خواجہ میر درد (ریختہ)

میر تقی میر (نثر نگار) (شاعر) آپ بیتی، (اردو غزل کا نام)

نکات الشعرا، اردو معلّیٰ (اردو زبان)

شاہ حاتم
مرزا محمد رفیع سودا
غلام ہمدانی مصحفی
قلندر بخش جرأت
انشاء اللہ خان انشاء (شاعر بھی ہے نثر نگار بھی ہے).

(اردو معلیٰ)

خواجہ حیدر علی آتش
مومن خان مومن
بہادر شاہ ظفر
مرزا اسد اللہ خان غالب
مصطفیٰ خان شیفتہ.

(اردو)

الطاف حسین حالی.
اکبر الہ آبادی.
داغ دہلوی.
علامہ محمد اقبال
حسرت موہانی
فانی بدایونی
فیض احمد فیض
احمد ندیم قاسمی
ناصر کاظمی
شہرت بخاری
انجم رومانی
ایم ڈی تاثیر.
احسان دانش
شہزاد احمد.
منیر نیازی.

قتیل شفائی
ضیا جالندھری
مصطفیٰ زیدی
احمد فراز
امجد اسلام امجد
محسن رضوی
محسن نقوی
جاثم نقوی
خورشید رضوی

ادا جعفری
کشور ناہید
پروین شاکر
ثروت حسین

اُردو افسانہ

1. پریم چند
2. سجاد حیدر یلدرم
3. علی عباس حسینی
4. راشد الخیری
5. عظیم بیگ چغتائی
6. حجاب امتیاز علی
7. میرزا ادیب
8. سجاد ظہیر
9. کرشن چندر
10. عصمت چغتائی
11. سعادت حسن منٹو
12. راجندر سنگھ بیدی

13 - غلام عباس
14 - احمد ندیم قاسمی
15 قرۃ العین حیدر
16 - الطاف فاطمہ
17 - خدیجہ مستور
18 - ہاجرہ مسرور
19 - اے حمید
20 - اشفاق احمد
21 - شوکت صدیقی
22 شفیق الرحمن۔
23 بانو قدسیہ۔
24۔ انتظار حسین (علامتی افسانہ) سیدھا سادا سمجھ نہیں آتا۔
25 قدرت اللہ شہاب
26 ممتاز مفتی۔
27 بشریٰ رحمن۔
21 عظمیٰ گیلانی
29 منشا یاد
30 مظہر الاسلام۔

علامہ محمد اقبال — بانگِ درا۔

غزل۔

کبھی اے حقیقتِ منتظر! نظر آ لباسِ مجاز میں۔
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں۔

طربِ آشنائے خروش ہو، تو نوا ہے محرمِ گوش ہو۔
وہ سرود کیا کہ چھپا ہوا ہو سکوتِ پردۂ ساز میں۔

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، ترا آئنہ ہے وہ آئنہ۔
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئنہ ساز میں

دمِ طوف کرمکِ شمع نے یہ کہا کہ وہ اثرِ کہن
نہ تری حکایتِ سوز میں، نہ مری حدیثِ گداز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی۔
مرے جرمِ خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں۔

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں، نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی، نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا، تجھے کیا ملے گا نماز میں۔

غزل (دیوانِ غالب)

شکوے کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے۔
یہ بھی مت کہہ کہ جو کہیے تو گلا ہوتا ہے۔

پُر ہوں میں شکوے سے یوں، راگ سے جیسے باجا
اِک ذرا چھیڑیے، پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

گو سمجھتا نہیں پر حسنِ تلافی دیکھو
شکوۂ جور سے سرگرمِ جفا ہوتا ہے۔

عشق کی راہ میں ہے چرخِ مکوکب کی وہ چال
سست رو جیسے کوئی آبلہ پا ہوتا ہے۔

کیوں نہ ٹھہریں ہدفِ ناوکِ بیداد، کہ ہم
آپ اٹھا لاتے ہیں گر تیر خطا ہوتا ہے۔

خوب تھا، پہلے سے ہوتے جو ہم اپنے بدخواہ
کہ بھلا چاہتے ہیں اور برا ہوتا ہے۔

نالہ جاتا تھا پرے عرش سے میرا، اور اب
لب تک آتا ہے جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے

خامہ میرا کہ وہ ہے باربدِ بزمِ سخن
شاہ کی مدح میں نغمہ سرا ہوتا ہے۔

اے شہنشاہ کواکب سپہ و مہر علم
تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے۔

سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجے
تو وہ لشکر کا ترے نعل بہا ہوتا ہے۔

ہر مہینے میں جو یہ بدر سے ہوتا ہے ہلال۔
آستاں پر ترے مہ ناصیہ سا ہوتا ہے۔

میں جو گستاخ ہوں آئینِ غزل خوانی میں
یہ بھی تیرا ہی کرم ذوق فزا ہوتا ہے۔

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے۔